دوستی

دوستی کے فوائد اور اوسکی خوبیان۔ سچی اور مصنوعی دوستی کا فرق اور

اسکے متعلق نصیحتین مصنف نے اس چھوٹے سے رسالہ مین نہایت خوبی کیساتھ

لکھی ہین

بہ نظر رفاہ عام

بابو پیارے لال بھارگو مینجر سلیمانی پریس محلہ گائگھاٹ

شہر بنارس نے

اپنے

سلیمانی پریس بنارس مین چھپواکر شایع کیا

مئی ۱۹۰۶ء

دوستی

ایک عالم کو ترے نام کا ہی ورد ایدوست
مین ہی کچھ ذکر نہین کرتا ہون تنہا تیرا

دنیا مین آدمی کو اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے دوسرے کے مدد کی ضرورت ہے اور یہی مصلحت رفع ضرورت اوسکو اپنے ہم جنس کے ساتھ اتحاد و اتفاق، محبت۔ الفت۔ میل جول۔ یارانہ و دوستی کا حاجتمند بنا دیتی ہے۔

انسان تو اشرف المخلوقات ہے اگر اسے اپنے ہم جنس کے ساتھ دوستی کی ضرورت ہے تو عجب کیا۔ نہونا ہی عجب اور سرتاپا تعجب خیز ہے!

دوستی کا جلوہ صرف تہذیب و شائستگی ہی کی ششجہت یا دنیا مین نہین نظر آتا بلکہ نا تعلیم یافتہ جاہل جنگلی۔ اور وحشی اقوام مین بھی دوستی کا رواج قدیم الایام سے پایا جاتا ہے۔

کلمبس نے جسوقت نئی دنیا کو پایا تھا اور امریکہ کے جنگلی آدمیون کے حالات دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ جنگلیون کی بھی جماعت یا جتھے مین دوستی کے آثار پائے جاتے ہین۔

جانور جسپر حیوان مطلق کا اطلاق کیا جاتا ہے وہ بھی دوستی کی صفت سے محروم نہین۔ چرند جانورون مین جنگلی ہاتھیون کا جتھا۔ لنگور۔ اور بندرون کی جماعت۔ پرندون مین کبوتر۔ بط۔ ہنس۔ اور مرغابی وغیرہ کے جھنڈ مین بھی میل جول کا نشان پایا جاتا ہے ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا

عرق بخار۔ قیمت فی شیشی ۸؍

اس عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار خواہ تپ ہو یا جاڑا ہو یا معمولی بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ بخاری جو بھی لیا ہو۔ اور وہ بخار جو کہ جگر یا تلی کے بڑھ جانے کی وجہ سے بار بار کچھ وقفہ کے بعد آیا کرتا ہے اور جس کی وجہ سے مریض کا چہرہ زرد اور آنکھیں نیلی ہو جاتی ہیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے کم ہونا شروع ہو جاتا ہے خاص کر بخار کے بعد کمزوری اور کمی اشتہا کو بھی یہ عرق دفع کر دیتا ہے اور اگر بخار کے دنوں میں اسکا استعمال روزانہ کر لیا جاوے تو بخار کا اندیشہ نہیں رہتا۔ خوراک بچوں کے واسطے ایک بوند سے پانچ بوند تک۔ اور نوجوان کے واسطے ۱۰ بوند سے ۲۰ بوند تک تھوڑے سے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ دینا چاہیے۔

روغن برق

قیمت فی شیشی ۸؍ — محصول ڈاک وغیرہ ۶؍

یہ تیل ہر قسم کے درد اور ورم کو صرف مالش کرنے سے بہت جلد اچھا کر دیتا ہے گٹھیا کے واسطے اکسیر ہے۔ سردی کا درد یا پیروں کی اینٹھن اور کمزوری کو رفع کر دیتا ہے۔ دانتوں کا درد اور کیڑیاں اسکے لگانے سے رفع ہو جاتی ہیں۔ اگر روز مرہ چند قطرے اس تیل کے دانتوں میں مالش کیے جاویں تو تمام عوارض سے محفوظ رہتے ہیں اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

داد کی جگہ اگر افیون اس تیل میں ملا کر لیپ کی طرح لگا دیا جاوے تو چند روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے کھجلی اور خارش وغیرہ اس تیل کی چند روز مالش کرنے سے بالکل اچھی ہو جاتی ہے۔ اگر کسی عضو میں رطوبت یا کسی اور وجہ سے کمزوری ہو گئی ہو تو چند روز اس تیل کی مالش کرنے سے اصلی طاقت پیدا ہو سکتی ہے۔

اگر نزلہ کی ریزش کی وجہ سے سینہ میں درد ہو اور کچا بلغم گرتا ہو تو سینہ پر اسکی مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سردی کی وجہ سے اگر گلے میں درد ہو یا گلا بیٹھ گیا ہو اس تیل کو لگا کر روئی باندھ دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور پسلی کا درد بھی اسکے لگانے سے بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے غرض کہ ہر جگہ درد کی حالت میں اس تیل کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ **تنبیہ**۔ اس تیل کو گٹھیا اور ورم اور درد کی جگہوں پر اچھا آہستہ آہستہ لگانا چاہیے بہت زور سے مالش نہ کرنا چاہیے۔

ملنے کا پتہ نونہال سنگھ عبد الکریم تاجر تمباکو ملتان۔ و محمد ملک سیٹھ ضلع دہلی

ملٹن کا مقولہ ہے کہ دو دل اور دو دماغون کی ایک ہی حرکات و عادات کا نام دوستی ہے
ارسطو کا بیان ہے کہ اتفاقیہ دو آدمیون کے خصائل کے ملجانے کا نام دوستی ہے جسکو
ہم یون سمجھتے ہین کہ:-

جب طبایع مختلف خلق کی گئی ہین تو اقتضائے طبایع بھی لامحالہ مختلف ٹھہرین۔ پس اگر حسن
اتفاق سے دو آدمیون کی چند خصلتین مل گئین تو جسقدر مل گئین اسیقدر ملاپ کا نام دوستی ہے
یعنی ایسے آدمیون کے جیز سے بجز سے جز و اتفاق یا میل جول کا نام دوستی ہے۔ پس ارسطو کے
نزدیک ایسے دو شخص بھی دوست کامل یا رفیق مسلم نہین کہے جاسکتے!

ارطاۃ بن سُہیّہ ایک عرب بنی اُمیّہ کے زمانے کے مشہور شاعر کا قول ہے کہ دو شخصون کے
دلی و دماغی اور روحانی اتفاق فیمابین کا نام دوستی ہے وہ ایک قصیدہ مین لکھتا ہے کہ
جب دوستی کمال کے درجہ کو پہونچ جاتی ہے تو بعد از مرگ بھی ایک کی روح کو دوسرے
کی روح کے ساتھ روحانی تعلق رہتا ہے۔ چنانچہ وہ دمشق کے ایک واقعہ کو اپنے خیال کی تائید
مین نظم کرتا ہے مگر افسوس ہے کہ ہم کو عرب کی کسی تاریخ سے اوسکا پتہ نہین چلتا۔ لہذا اوس واقعہ کو
ہدیۂ ناظرین نہین کرسکتے عمداً ترک کرتے ہین۔

بہاری داس اگلے زمانہ کے ایک ہندی شاعر نے دوستی کے نازک مسئلہ کو یون ثابت کیا ہے
کہ دو شخصون کی خصلتون کے ملنے کا نام دوستی ہے۔ اور اسکے خلاف کو دوستی نہین کہہ سکتے جس طرح
ہر کہ دودہ دہی سے جمتا ہے اور ترشی سے پھٹ جاتا ہے۔

اب ہم اس نازک مسئلہ کو یون دکھا سکتے ہین کہ اکثر دو موافق چیزون کا کیمیائی امتزاج ایک
تیسری قابل قدر شئے پیدا کرتا ہے۔

مثلاً تخم جب زمین یا گیلی مٹی مین ملتا ہے تب اوس مین شگوفہ پیدا ہوتا ہے اور پھول پھل لاتا ہے
اور انجام مین یہ ملاپ یا میل جول اپنے ذات کی ترقی دکھاتا ہے۔

جب نیلا اور پیلا رنگ ملتا ہے تو خاصہ سبز یا ہرا رنگ ہوجاتا ہے۔ اوسوقت نیلے اور
پیلے دونون کی بہ نسبت سبز رنگ پر نگاہ زیادہ ٹھہرتی ہے اور وہ نظر کو بھلا یا خوش رنگ
دکھلائی دیتا ہے۔

اسی طرح ہر جب دو ناموافق چیزون کا میل ہوتا ہے تو اکثر اوس سے تیسری چیز قابل نفرت پیدا ہوتی
ہے مثلاً شہد اور گھی یہ دونون دنیا کی اچھی چیزون مین سے ہین مگر انکا امتزاج زہر قاتل کی خاصیت

دوستی منبع کمال انسانیت ہے۔ دوستی سرچشمہ فضل آدمیت ہے۔ دوستی معدن جوہر بشریت ہے دوستی اقتضائے حوائج انسانیت ہے۔ دوستی بہترین طرز معاشرت ہے۔ دوستی عمدہ ترین لوازمات بشریت ہے۔ دوستی ریحان رُوح اور بہار جانفزا ہے۔ دوستی کے پھولون سے رُوح پرور مہک آتی ہے۔ دوستی ہی روح کی نیچرل قوت کو بڑھاتی ہے۔ انواع اقسام کی تقویت و ڈھارس دلاتی ہے۔ دوستی ایک ایسی تارپیڈو کشتی ہے جو مخالف کے جہاز کو تباہ و غارت کر دیتی ہے۔

دوستی مین وہ ڈائنامیٹ ہے جو الم تنہائی کی جان لیوا سرنگ کو اُڑا کر تمام خطرون سے آدمی کو بچاتا ہے۔ دوستی دنیاوی زشت کو بہشت و سرشت بنا دیتی ہے۔ دوستی دنیاوی عسرت مین عشرت کا مزہ دیتی ہے۔ دوستی کشود کار کا ذریعہ اور مطلب براری کا وسیلہ ہے۔ دوستی اس خاک کے ناچیز پتلے انسان کو خدا وند تقدس و تعالی سے ملاتی ہے۔ غرضکہ دوستی ہی دُنیا و دین کے جمیع کارہائے اہم و مشکل کو بناتی ہے۔

روح و قالب کی دوستی کا نام حیات ہے۔ اور جسم و جان کی جدائی کا نام ممات ہے شخصی دوستی جمہوری اتفاق کی ترغیب دیتی ہے اور عوام الناس کا اتفاق و اتحاد ہی قوم و ملک کے عروج و ترقی کا اصلی باعث ہے۔

لطف دوستی سچے دوستون کو میسر آتا ہے۔ ہم نے جسقدر دوستی کی تعریف کی ہے ان تمام اوصاف دوستی کا دار و مدار دوست صادق یا سچے دوست کے نصیب ہونے پر منحصر اور موقوف ہے۔ ہمارا یہ قول نقش کالحجر ہے کہ:-

دوستی مین مہر و وفا ایک امر ضروری ہے اور اگر یہ نہین تو گویا مزدورون کی مزدوری ہے" یعنی جیسا سلوک حامد نے محمود کے ساتھ کیا ویسا ہی برتاؤ محمود نے حامد سے کیا۔ یہ تو ایک قسم کی شرط و جزا مساوی المقدار ٹھری۔ بقول شخصے عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ اِسکا نام دوستی نہین ہے۔ اِسکو تو برابری کا سلوک و برتاؤ کہتے ہین۔ فی زمانناً جو لوگ اِس قسم کے ربط و ضبط کو دوستی خیال کرتے ہین وہ گویا دوستی کی ہتک اور تذلیل کرتے ہین۔

دوستی دِل و خصلت کے ملنے کا نام ہے جب تک دو دِل اور دو شخصون کے خصائل آپس مین نہ ملین تب تک دوستی نہین ہو سکتی۔

شکسپیر کا قول ہے کہ دو قالبون کو ایک ہی جان کے پانے کا نام دوستی ہے۔

کرداری سے ہو یعنی جو بے غرض بے مطلب اور بلا کسی قسم کی طمع و لالچ وغیرہ کے ہو۔ یا دوست کی غرض محض دوستی سے ہو۔ یا دوست کا مطلب صرف دوستی سے ہو۔ یا دوست کی طمع و لالچ جو کچھ ہو خالی دوستی سے ہو۔ اور کچھ نہ ہو تو وہ سچی دوستی ہے اور جو شخص ایسی دوستی کرے وہی سچا دوست ہے۔

مگر حضرات! ایسا دوست اگر نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے شاذ و نادر کسی خوش نصیب یا قسمت کے شہزور یا تقدیر کے دھنی کو مل جاتا ہے۔ اور جب ایسا دوست کسی کو مل جاتا ہے تو بہت جلد ایسے دوست سے مفارقت و مہاجرت کی بھی ضرور ہی نوبت آجاتی ہے۔

اسواسطے کہ دنیا مین سچی خوشی کی مقدار بقلت ہے ؎

موسم عیش کو دُنیا مین نہین کچھ وقفہ
کم ہے یان برق کی چشمک سے بقا ساون کی

البتہ انواع اقسام کے آلام و افکار کی کثرت ہے۔ جن کو دُنیا کے نشیب و فراز کا تجربہ ہے وہ خوب سمجھتے ہین کہ راحت و خوشی کا زمانہ خوش نصیبون کے ارمان کی طرح چشم زدن مین نکل جاتا ہے۔

اگر انسان اپنی حالت پر خوض و غور سے کام لے تو اُسے معلوم ہو جائے گا کہ اِس دنیاء بے ثبات مین کسی چیز کو دوام و ثبات و قرار نہین ہے۔ چند روزہ طفلی اور بچپن کے تھے وہ گذر گئے جسکو ایک ایشیائی شاعر یون دکھاتا ہے ؎

اسیر پنجۂ عہد شباب کر کے مجھے
کہان گیا مرا بچپن خراب کر کے مجھے

چند ماہ شباب کے تھے وہ بھی گذر گئے۔ مگر کیونکر؟ جسکو یون دکھاتے ہین ؎

باتین نہ پوچھئے دل خانہ خراب کی
مٹی ہوئی خراب ہمارے شباب کی

جوانی آئی وہ بھی تھوڑے برسون ساتھ رہی پھر چل کھڑی ہوئی۔ اگر کسیکی حیات کی رسّی دراز ہوئی تو شیب یا ضعیفی کی باری آئی۔ ورنہ کتنے بچے اور کتنے جوان قبل از شیب لقمۂ اجل ہو گئے۔ بقول شخصے ؎

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچون پہ ہے جو بن کھلے مُرجھا گئے

اور جب خدا اکرکے عمر دراز ہوئی تو ضعیفی آئی۔ اوسوقت البتہ بڑھاپے مین کچھ دن حیات کی

پیدا کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دو ہمعصر و ہم مزاج چیزون کی موافقت یا میل جول کا نام دوستی اور اصلی دوستی ہے اور اسکے خلاف کا نام دوستی نہین ہے۔

اسی طرح سے اگر غیر ذیروح یا بیجان چیزون مین ہی ابتک چند ایسی چیزون کا پتہ لگا ہے جن مین ایک مزاج اور ایک خاصیت ہونے کی وجہ سے موافقت و دوستی کا وصف و نشان پایا جاتا ہے اور اس تائید سے دوستی کا نازک مسئلہ کچھ زیادہ واضح ہوجاتا ہے۔ مثلاً مقناطیس و آہن کہ وہ ایک دوسرے سے نزدیک آتے ہی فوراً مل جاتے ہین اور آپس مین لپٹ جاتے ہین۔ یا پرندون کا اوکھڑا ہوا پر۔ اگر ایک کبوتر کے اوکھڑے ہوئے پر کو درمیان سے سو مرتبہ چیر کر جدا کرو مگر جب ذرا سا ملا دوگے فوراً دونون حصے آپس مین ایسی طرح مل جائینگے کہ پھر اُن مین علحدگی یا جدائی کی تمیز بالکل نہین ہوسکتی۔

ابھی تو زمانے نے تھوڑی سی ترقی کی ہے۔ جب اس کی معلومات کا دائرہ وسیع ہوتا جائیگا اوسوقت بیشتر ایسے ہمعصر و ہم خاصیت اور ہم مزاج چیزین قدرت کے کارخانۂ غیب سے عالم ظہور مین آئینگی جنسے رفق و دوستی کا نازک مسئلہ اور زیادہ نیچرل ثبوت کی بدولت ثابت اور روشن ہوجائیگا۔

ابوالفضل کی کتاب عیار دانش مین حکیم بیدپائے برہمن سے منقول ہے کہ عقلمندون کے نزدیک کوئی نقدی سچے دوستون سے زیادہ قیمتی نہین ہے جیسا کہ اگلے عقلمندون نے کہا ہے کہ اگر کسی بادشاہ کو ہفت اقلیم یعنی تمام دُنیا مل جائے اور دوست موافق نہ ملے تو اوسکو بادشاہت کا ہرگز مزہ نہین ہے۔

ذکی آفندی ایک ترک نژاد فلاسفر کا قول ہے کہ اگر کسی جھوپڑی کے رہنے والے فقیر کو دوست موافق نصیب ہے تو اوسکو جھوپڑی سے بادشاہت کیا بہشت عنبر سرشت کی بہار آتی ہے۔ مگر بدنصیب بادشاہ کو دوست میسر نہین ہے تو اوسکو محل سلطانی کم بخت گداگری کا مزہ آتا ہے یعنی بادشاہ کو بھی دوستی کی محتاجی گداہی کے برابر ہے۔

ہندوستان کی مشہور شاہزادی زیب النسا نے ایک موقع پر بیان کیا ہے کہ دنیا مین جسکو دوست وفادار ملا ہے۔ بس دنیا اُسی کی ہے۔ یعنی ایسے شخص کو کہ جسکے پاس دوست صادق موجود ہے۔ دنیا کی تمام نعمتین۔ لذتین۔ اور کیفیتین اوسکو حاصل ہین۔ لطف دنیا اوسکے لیے ہے اور وہ لطف دنیا کے لیئے ہے۔

دوست صادق یا سچا دوست اوسے کہتے ہین جسکی دوستی در است گفتاری و راست خیالی اور راست

کا واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام اور اونکے بھائیون کا سلوک کون نہین جانتا۔

بھاگ اِن بردہ فروشون سے کہان کے بھائی؟
بیچ ہی ڈالین جو یوسفؑ سا برادر پائین

اور سچے دوست مین مہر و وفا پائی جاتی ہے۔ بس وہ آپ ہی اپنی نظیر ہے۔

نقل ہے کہ کسی شہر مین ایک رئیس کا ایک اکلوتا بیٹا تھا جب سن تمیز کو پہونچا تو اکثر اوقات اپنے احباب دوستون کی صحبت مین رہا کرتا تھا۔ رات کو جب عرصہ تک باہر رہتا تو ماں باپ اسکے انتظار مین جاگتے رہتے تھے جب وہ آتا تو پوچھتے کہ بیٹا اتنی رات گئے تک تم کہان رہا کرتے ہو؟ گھر بھر کو تعلق خاطر رہتا ہے۔ لڑکا جواب دیتا کہ فلان دوست کے یہان عرصہ ہوگیا۔ کبھی کہتا کہ فلان دوست کی بیمار پُرسی سے دیر ہوگئی۔ یا فلان دوست کے یہان میری خاص دعوت تھی غرضکہ دن و رات مین بہت کم فرصت اوسکو دوستون کی صحبت سے ملتی تھی۔ ایک دن باپ نے بیٹے سے پوچھا کہ کیون بیٹا شہر مین کتنے دوست تمھارے ہونگے؟ بیٹے نے نام بنام سب بتا دیا۔ باپ نے کہا کہ ماشاء اللہ آپ کے دوست تو بہت سے ہین۔ مجھ کم بخت حسرت نصیب کو دیکھو یہ ضعیفی کی عمر ہونے آئی مگر سوائے آدھے دوست کے ابتک کوئی پورا دوست میسر نہوا اور تم کو بیس اکیس ہی برس کی عمر مین جو وہ دوست ملگئے۔ بھلا ان مین آپ کے سچے دوست کون کون سے ہین جن کی دوستی پر کامل اطمینان اور پورا بھروسہ ہے؟

بیٹے نے جواب دیا کہ یون تو حضور میرے سبھی سب دوست جان نثار و وفادار ہین۔ مگر پانچ تو ایسے ہین جو میرے پسینے پر اپنا خون بہا دینے والے ہین۔ اور وہ بارہا میرے امتحان و آزمایش مین بھی کامیاب نکلے ہین۔

باپ نے دو روز تک بیٹے کو کسی دوست سے ملنے نہ دیا تیسرے روز اندھیری رات مین ایک بھیڑ کو ذبح کیا اور اوسکا سر کاٹکر خون آلودہ ایک رومال مین باندھکر بیٹے کو دیا اور کہا چلئے ذرا مین بھی تو آپ کے دوستون کو دیکھون کہ وہ کہان تک تمھارے دوست ہین۔ آگے آگے بیٹا اور پیچھے پیچھے باپ چلا۔ سب سے پیشتر بیٹا ایک دوست کے مکان پر پہونچا۔ باپ اندھیری رات مین کچھ فاصلہ پر کنارے کھڑا ہوگیا۔ دروازہ بند تھا آواز دی۔ دوست باہر آیا۔ جس طرح باپ نے بیٹے کو سمجھا دیا تھا۔ بیٹے نے کہا کہ یار آج تو بڑا غضب ہوگیا۔ مین نے تمہاری بھاوج (اپنی بیوی) کو ایک حرامزادے کیساتھ بے طرح دیکھکر اوسکا سر کاٹ ڈالا۔ یہ سر موجود ہے

پھیر اوٹھانی پڑتی ہے ؎

پیری مین کس مزے کو جوانی کے رُوئیے
سودا غ دے گئے ہمین دو دن بہار کے

کتنے جانگر بازو اور آنکھون کی بینائی سے معذور ہوکر اپنے آخری حصۂ عمر کو بڑی ہی حسرت وتاسف سے بسر کرتے ہین ؎

پیری آئی عذار بے نور ہوئے | یاران شباب پاس سے دُور ہوئے
لازم ہے کفن کی یاد ہر وقت انیسؔ | جو مشک سے بال تہے کافور ہوئے

خبر آئی ہے کہ ازل مین پہلے رات قائم ہوئی تب دن کی باری آئی۔ دنیا کی ابتدا پیدائش سے لیکر موت تک تکلیف دہ اور جانگزا ہے۔ درمیان مین جو منزل منزل بھر پر مسافر کو دم لینے کی فرصت مل جاتی ہے وہی غنیمت ہے۔ اس فرصت مین جسکو خدا نے عقل سلیم یا کام کی سمجھ دی ہے وہ حق اللہ اور حق العباد کی ڈیوٹی یا فرائض منصبی کو انجام دیتے ہین تاکہ دنیا مین نیک نام اور عقبے مین نیک سرانجام رہین اور جو خبث باطن ہین اُن کی آنکھون پر غفلت کا پردہ ہے اُنکے کان ناشنوا ہین اور اونکے دلون پر مہر کردی گئی ہے۔ وہ اپنے خالق کے یہان سے عہد وپیمان کو تو مٹھیون مین باندھکر لاتے ہین مگر دنیا کے دل خوش کن اداؤن مین پھنسکر سب قول وقرار بھول جاتے ہین۔ اور ہیہات! مالک کی پونجی کو مفت گنواکر کھلے ہاتھون چلے جاتے ہین۔ پھر چلے جاتے بہی ہین تو کیون کر؟ کیا جیسے آئے تھے ویسے جاتے ہین؟ ہرگز نہین قدم تو دُنیا سے اوٹھ نہین سکتا۔ مرنے پر بھی یہ تکلیف دئے جاتے ہین۔ چار کے کاندھے چڑھکر جاتے ہین ؎

لحد مین دوش اعزا پہ ہو کے بار آئے
عدم مین غل ہے کہ پیدل گئے سوار آئے

اگر دنیا مین کچھ نیک کمائی کی ہے تو خیر وہان راحت وآرام کا سامان پیشتر سے مہیّا ہے ورنہ وہان کے عذاب وتکلیف اور تشدّد وکوفت کا کیا ٹھکانہ ہے۔

بہرکیف یہ تو جملۂ معترضہ تھا جو فائدہ کے خیال مین قلم سے نکل آیا۔ اگر کسیکو دوست صادق نصیب ہے تو بقول زیب النسا بیگم کے یہ دنیا اُسی کی ہے۔

سچّا دوست حقیقی بھائیون سے زیادہ مہر و محبت اور مروّت و وفا کے ساتھ پیش آتا ہے۔ بھائیون مین تو بعض اوقات نفاق وان بن اور خصومت زمانہ سلف سے سُننے مین آئی ہے۔ ہابیل قابیل

اور بہت بڑے مرد بنکر کہنے لگے ؎

ہین یار رفیق پر مصیبت مین نہین　　ساتھی ہین عزیز و لیک ذلت مین نہین
اس بات کی انسان سے توقع ہے عبث　　جو نوع بشر کی خود جبلت مین نہین

حضرت مین آپکی دوستی سے باز آیا۔ بس جہان تک جلد ممکن ہو آپ ہمارے گھر سے تشریف لے جایئے۔

یہ بہت خفیف ہوکر وہان سے چلا۔ اوسوقت باپ نے کہا کیون بیٹا۔ تم نے اپنے دوستون کو دیکھا۔ یہ سب مطلب کے دوست تھے۔ ان ہی کو بل جلیے لوگ حرام خور۔ مفت خورے۔ گون گیرے۔ اور اپنے مطلب کے آشنا کہتے ہین۔ ایسون کی صحبت سے انواع اقسام کی خرابیان برائیان جنسارے۔ نقصانات۔ ذلت۔ رسوائی۔ بدنامی وغیرہ جو کچھ نہ ہو جائے وہ تھوڑا ہی ایسے لوگون سے دور ہی رہنا خیریت ہے۔

ایک میرے بچپن کے آدھے دوست ہین اونکے یہان چلو اور اونکا امتحان لو۔ مگر جب تمارے اتنے بڑے بڑے یار و رفیق اور دوست کام نہ آئے تو میرا آدھا دوست کیا کام آئے گا؟

غرض بڑے میان اپنے دوست کے یہان پہونچے۔ آواز دی۔ جواب ملا کہ آتے ہین۔ جسوقت بڑے میان کے دوست آئے قبل اسکے کہ صاحب سلامت کی جائے۔ مزاج پرسی مین مبالغہ سے کام لیا جائے۔ فریقین کے شکوے وشکایت مین جہان جنین کی نوبت آئی۔ بڑے میان نے کہا کہ صاحبزادے جو آپ کے پاس کہڑے ہین انھون نے آج بڑا غضب کیا۔ جسکے باعث میرے ابتک ہوش وحواس برجا نہین ہین۔ نہ جانے کم بخت ہو کب سے بدروش تھی آج انھون نے اوسکو کسی کے ساتھ بے طرح دیکھ لیا۔ مجھسے بھی نہین کہا۔ فوراً غصہ مین کوٹھری سے تیغہ نکالکر ایک ایسا وار کیا کہ اوسکا سر دھڑ سے کٹ گیا۔ چنانچہ وہ سر اس رومال مین بندھا ہے۔ یہ کہکر بڑے میان نے سر رومال سمیت دوست کے آگے رکھدیا۔ اور کہا کہ مین اس غرض سے ان کو یہان لایا ہون کہ تم ان کی جان بچاؤ۔ تم جانتے ہو کہ میرا یہی ایک اکلوتا بیٹا ہے۔ پس جہان تک ہوسکے اس خون کے چھپانے کا بندوبستکرو۔

دوست نے چھوٹتے ہی کہا شاباش! خوب کیا۔ مرد شریف کو اتنی تاب کہان کہ جو ضبط کرسکے۔ یہ کہکر بائین ہاتھ سے وہ رومال اوٹھایا جسمین سر بندھا ہوا تھا۔ اور داہنے ہاتھ سے صاحبزادہ کا ہاتھ تھامکر کہا کہ تم چلو اپنی چچی اور بہن (دوست کی بیوی اور لڑکی) کے ساتھ گھر مین رہو۔ اور بڑے

اسکو اپنے یہان چھپاکر رکھ دیجئے۔ اور ابھی میرے ساتھ چلئے تاکہ مین اور آپ ملکر اس مردود کی لاش بھی اوٹھا لاؤن اور آپ کے بچاؤ کی فکر اس خون کے چھپانے کی کرون۔

اتنا سنکر دوست کے ہوش وحواس اڑ گئے۔ بدن مین لرزے کے بخار کی سی کیفیت پیدا ہو گئی زبان لڑکھڑانے لگی۔ بمشکل تمام ٹوٹے پھوٹے لفظون مین جواب دیا کہ آپ مجھسے ایسی امید نہ رکھئے اور خدا کے لئے آپ جلد یہان سے تشریف لے جائیے۔ ورنہ آپ تو مارے ہی جائینگے ہم مفت مین آپکی بدولت مصیبت مین گرفتار ہون گے۔ یہہ کہکر دوست نے دروازہ بند کر لیا باپ نے بیٹے کا آہستہ سے ہاتھ پکڑا اور کہا اب دوسرے دوست کے یہان چلئے۔ جب دوسرے دوست کے یہان گئے اور یہ مصنوعی واقعہ اس سے بیان کیا۔

اوس نے کہا! یار شاید تم نہین جانتے کہ میری بہن کی شادی ایک پولیس کے تھانیدار سے ہوئی ہے اور وہ آج اپنی نوکری پر سے گہر مین آئے ہوئے ہین۔ اسیوجہ سے مین آپ کی کچھ مدد نہین کرسکتا آپ جلد یہان سے چلے جائے ایسا نہو کہ وہ یہان آجائین اور تم کو دیکھکر تاڑ جائین اوسوقت مفت مین آپکی جان پر بن جائیگی اور مجھے تمام عمر ندامت رہیگی۔

یہ وہان سے بھی واپس چلا اور تیسرے دوست کے یہان پہونچا۔ یہی قصہ وہان بھی درمیان مین لایا۔ تیسرے دوست نے کہا کہ میرا گھر آج اکیلا ہے لوگ برادری مین ایک تقریب ہے وہان گئے ہوئے ہین۔ پس اس وجہ سے مین کسی قسم کی مدد اسوقت آپکو نہین دیسکتا۔ اس نے کہا کہ اچھا آج رات بھر مجھکو یہان چھپا رہنے دو۔ دوست نے جواب دیا کہ مین خود بھی یہان نہین رہونگا آپ کیونکر رہ سکتے ہین؟ یہ وہان سے بھی نامراد پھرا۔ چوتھے دوست کے یہان گیا اور اس سے بھی یہی کیفیت بیان کی۔

چوتھے دوست نے جواب دیا کہ معاذاللہ! تم بڑے قاتل وخونخوار نکلے یار!! تمہاری تو صورت دیکھنی گناہ ہے۔ بس خیریت اسی مین ہے کہ جلدی یہان سے چلے جاؤ۔ نہین تو ابھی پولیس کو خبر کرتا ہون اور آپکی مشکلین کس جاتی ہین۔

یہ وہان سے بھی واپس چلا۔ اور پانچوین دوست کی خدمت بابرکت مین پہونچا۔ اور سارا واقعہ مصنوعی بیان کیا۔ اس نے چھوٹتے ہی جوابدیا کہ واہ میاں صاحب! تمہاری صورت ایسی بھولی اور سیرت ایسی زہریلی۔ بس حق تو یہ ہے کہ:-

۶۔ اُن سے بشر ڈرے جنھین خوف خدا نہین

ہوتی ہے۔ بلکہ جسوقت غرض کا دروازہ بند ہوا ایسے دوستون کی برسون شکل ہی نظر نہین آتی اگر کبھی اتفاق سے راستہ مین دکھائی دیئے تو ایسے دوست کترا کر نکل جاتے ہین اگر مڈ بھیڑ ہوگئی تو رخ پر ہوائیان چھوٹنے لگتی ہین۔ دن کو چہرے پر ماہتاب چھوٹتی ہے۔ اور کس بے ربط جملون کے ساتھ اپنے ہی شکوے شکایت مین پیشدستی کرتے ہین کہ الٰہی توبہ! ؎

رسوائے خلق وہ ہوئے آوارگی سے ہم ۔۔۔ باسے طبیعتون سے تو چالاک ہوگئے

اور بے غرض کی دوستی اسکا کیا کہنا ہے۔ اسی کو سچی دوستی کہتے ہین یہ مدت العمر قائم و برقرار رہتی ہے۔ چاہے ایسے دوستون مین بعد المشرقین کیون نہو۔ دونون کی ملاقات یا سامنا ہوئے مدت کیون نہ گذر گئی ہو مگر ایسے دوست کا حاضر و غائب دونون حالتون مین یکسان خیال اور پاس و لحاظ رہتا ہے۔

ہندوستان مین چند ذات۔ و چند پیشہ۔ اور چند علامت کے لوگون سے دوستی نہ کرنا چاہیئے۔

(۱) طوائف۔ کسبی۔ رنڈی۔ (۲) وہ مہاجن جو داد و ستد کا بقول شکسپیر صاحب مردود پیشہ کرتے ہین۔ (۳) سودخوار مسلمان یا اخی الشیطان علیہ اللعن ؎

تا توانی دور باش از سودخوار
زانکہ ہست از دشمنان کردگار

(۴) قصائی یا ڈاکو (۵) ازرق چشم یا کرنجہ
(۶) موئے میگون (۷) زرد رُو۔
(۸) کوتاہ گردن و تنگ پیشانی (۹) واحد العین یا کانا
(۱۰) جو قدرتاً خندہ پیشانی نہ ہو اور مسکرا مسکرا کر یا ہنس ہنس کر باتین کرے۔
(۱۱) قریباً نیچی نگاہ سے دھیمی آواز کے ساتھ بولنے والا۔
(۱۲) جھوٹ بولنے والا۔ بات بات پر قسم کھانیوالا۔ غماز یا چغلخور۔ بدباطن اور خبث باطن وغیرہ
(۱۳) فرقۂ زنان و مخنثان۔ (۱۴) رامشگر و مطرب۔
(۱۵) مرد نادان و جاہل۔ سے کبھی دوستی نہ کرے اگر کریگا تو زک اوٹھائے گا۔ نادان دوست کی دوستی سے خدا بچائے۔ مثل مشہور ہے کہ نادان دوست سے دانا دشمن کہین اچھا ہوتا ہے۔ غرضکہ نادان کی دوستی اور جان کا ضرر زبان زد ہر خاص و عام ہے۔

دوسرے معنی مین ہمارے بعض بعض ہندوستانی بزرگوار اپنی آل و اولاد کے نادان دوست

میان نے بولے کہ آپ میرے بستر پر چلکر آرام کیجئے۔ مین آپ کے گھر سے اس لاش کو ابھی اٹھائے لاتا ہون۔ سب سے پیشتر تمھارا گھر اس خدشہ سے صاف کرلون۔ تب کوئی فکر معقول ہو رہے گی۔ بڑے میان نے کہا مین تمھارے ساتھ چلتا ہون دونون آدمی ملکر لاش کو آسانی سے اوٹھالائینگے دوست نے اس راے کو نہ مانا جب بڑے میان نے بہت اصرار کیا تب دوست ساتھ لے چلنے پر راضی ہوا۔ تب بڑے میان نے مسکرا کر بیٹے سے کہا۔ کیون بیٹا۔ تم نے میرے آدھے دوست کو دیکھا۔ دوست متعجب ہوکر دونون کی طرف دیکھنے لگا۔ اوسوقت بڑے میان نے اپنے دوست سے تمام حقیقت صاحبزادہ کے دوستون کی بیان کی۔ دوست نے لڑکے کی طرف مخاطب ہوکر کہا۔ بیٹا یاد رکھو۔ اوستاد کا قول ہے ؎

افسر و ملک و خدم جاہ و حشم ملتا ہے — ممکن ہے نگین طبل و علم ملتا ہے
گو گر د سرخ - پارس اکسیر — یہ سب ملتے ہین دوست کم ملتا ہے

اوس روز سے اوس نوجوان رئیس زادہ کا علم الیقین حق الیقین کے درجہ پر پہونچ گیا کہ دنیا مین سچا دوست کمیاب ہے۔ البتہ اپنے مطلب کے یار غار بیشمار ہر جگہ موجود اور تیار ہین ؎

کیا امتحان مین نے اکثر سرور — ضرورت کی کچھ دوستی ہے ضرور

اگر اس زر پرستی کے زمانہ مین کسی کو دوست کی آزمائش منظور ہو تو اوس سے زر طلب کیجئے۔ وہ بھی بدفعات و متواتر۔ اور جب دیجئے اوسکو عمداً نہ دیجئے۔ اگر چند مرتبہ تک وہ خاموش رہے اور اوسکے ربط و ضبط اور میل جول مین فرق نہ آئے تو عجب کیا کہ وہ اس زمانہ کا ایک سچا دوست ہو کیونکہ اس زمانہ مین جس سے روپیہ نکل آتا ہے وہ سب کچھ دوستی کے فرائض ادا کرسکتا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ جب کوئی نوجوان اس رسالہ کا پڑھنے والا اپنے دوست کی آزمائش زر کی طرف سے کریگا۔ تو عجب کیا کہ اول یا آخر یاد میان مین دوست سے یہ جواب پائے ؎

مثل پروانہ نہین کچھ ہے زر و مال نہ پاس — ہم فقط تجھپہ فدا کرنے کو جان رکھتے ہین

دنیا مین پونے چار حصہ دوستی غرض سے تعلق رکھتی ہے اور صرف پاؤ حصہ بے غرض ہوا کرتی ہے جسکا مطلب محض دوستی ہی دوستی ہے۔ اور کچھ نہین!

غرض کی دوستی مین دولت ثروت۔ سیم و زر۔ جواہرات۔ زیورات۔ اموال۔ و جاگیر۔ جاہ و حشم عیش و عشرت۔ اور حسن و جمال وغیرہ یہ سب چیزین داخل ہین۔ اور یہہ غرض کی دوستی اوسیوقت تک قائم رہتی ہے جب تک کہ غرضمند دوستون کی غرض پوری ہوتی یا آئندہ پوری ہونے کی امید

زیادہ نازک اولاد کی قوت حیوانی گھٹکر کیا ضرر پیدا کرتی ہے ۔ ہمارے نزدیک ساشیر خوار بچون کو یہ روز روز کے افیون دینے سے تو ایک دن سنکھیا زہر قاتل دیکر گہوارۂ اجل مین سلا رکھنا کہین بہتر ہے ؎

غذا کے واسطے بچہ کو سنکھیا دیدو   یہ روز روز کا جھگڑا تو میرے بجان نہ رہے

اکثر اپنے معصوم بچون کو باؤ ۔ بھکاؤن ۔ اور بی شادی وغیرہ فرضی نامون سے ڈراتے اور خوف دلاتے ہین جس سے نبچے جوان ہونے پر بزدل اور ڈرپوک ہوجاتے ہین ۔ ملک روس مین اگر کوئی کہلالی کسی کے بچے کو یون ڈرائے وہ قانون ملک کے رُو سے مستوجب سزا ہوجاتی ہے یہ بھی جملہ معترضہ تھا جو بنظر افادۂ عبرت لکھدیا گیا ۔ غرض کہ دوستی کے لئے دوست مین مندرجۂ ذیل باتون کی تحقیق وجانچ کرلینی چاہیئے جس مین یہ تمام باتین ہون اُس سے دوستی کرنے مین کوئی مضائقہ نہین ہے ۔

(۱) مان باپ ۔ بھائی بند ۔ عزیز واقارب ۔ نوکر چاکر ۔ اور دوسرے دوستون کے ساتھ اُسکا سلوک وبرتاؤ کیسا ہے ؟

حکما نے بیان کیا ہے کہ دوستی ومحبت گھر سے شروع ہوتی ہے جس شخص کو اپنے مان باپ ۔ بھائی بند ۔ اولاد عزیز اقارب ۔ اور نوکر چاکر کے ساتھ محبت ودوستی نہین ہوتی وہ کبھی غیرون کے ساتھ رفاقت ودوستی اور محبت والفت کا اظہار نہین کرسکتا ۔ جو لوگ دنیا مین رفاقت پرست ودوستی شعار گذرے ہین اُن سب کو اپنے گھر والون اور رشتہ دارون سے بھی انتہا درجہ کی دوستی ومحبت تھی ۔

(۲) زود رنج وبد دماغ نہو بلکہ متحمل مزاج وحلیم اور بردبار ہونا چاہیئے ۔

(۳) متلون طبع نہو کہ ابھی مزاج کچھ ہے اور دم بھر مین کچھ ہوگیا ۔ یہ عیب جن کم بخت بادشاہون مین بھی ہوتا تھا لوگ اونسے پناہ مانگتے تھے اور دل مین اُن کو بُرا جانتے تھے بس تلون طبعی بہت بُری اور چھوٹی عادت ہے ۔ اکثر یہ ناقص العقل وجاہل اور فرومایہ اور کمینہ عورتون کا شیوہ ہے ؎

بُری عورتون کا نہین اعتبار   اِدہر کی طبیعت اُدہر ہوگئی

بلکہ مزاج مین استقلال واستواری اور مضبوطی چاہیئے ۔

(۴) جاہل نہو ۔   (۵) کاذب نہو ۔   (۶) غماز وچغلخور نہ ہو ۔
(۷) بدگو نہو   (۸) بد باطن نہو   (۹) خبیث نہو ۔
(۱۰) ریاکار نہو   (۱۱) خائن نہو   (۱۲) ظالم نہو ۔ موذی نہو ۔
(۱۳) بے رحم نہو ۔   (۱۴) دہریہ یا لامذہب نہو ۔   (۱۵) احسان فراموش نہو
(۱۶) بےایمان وبددیانت نہو (۱۷) سارق نہو ۔   (۱۸) قاتل نہو ۔

ہین۔ جو اپنے چھوٹے بچون کو زیور یا گہنا پہنا کر بظاہر دل شاد کرتے ہین اور بعض اوقات زیور یا گہنا اُن کی پیاری آل و اولاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے بچونکی لاشین کبھی کنوئین سے برآمد ہوئین اور کبھی کھیت یا بنسواڑی مین پوشیدہ تہین نکالی گئین۔ اور اِس قسم کے واقعات اکثر باہری چور یا چائیون نے نہین کئے ہین بلکہ بعض اوقات گہر کی ماما۔ دائی۔ کھلائی اور مزدورون نے بہی جو پرانی نمکخوار اور اعتبار دار تہین اوسنے وقوع مین آئے ہین۔

نظم

ازاحمد حسین

زیور سے بچے مورد تورِ جفا ہوئے — زیور سے بچے قیدی قید بلا ہوئے
آغوش [illegible] سے جدا ہوئے — زخمی ہوئے شہید ہوئے۔ اور فنا ہوئے

ننھی سی جان خاک مین افسوس مل گئی
بنیاد تیرے صبر و تحمل کی ہل گئی

وہ سر کہ [illegible] ایک دن — وہ جسم جسکو عطر لگانا تھا ایک دن
وہ چہرہ [illegible] ایک دن — وہ لال جسکو دولہا بنانا تھا ایک دن

زیور نے ہائے اپنون سے اوسکو چھڑا دیا
[illegible] نے کفن کو کنوئین مین گرا دیا

وہ بچہ جو قرار دل بے قرار تھا — قربان ہین جسپہ بہنین بھائی نثار تھا
کنبے کا جو علاج دل داغدار تھا — اور جسکی میٹھی باتون سے سبکو پیار تھا

دیکھو تو کس طرح سے شہید جفا ہوا
ننھے سے اوسکے منہ مین ہی کپڑہ دیا ہوا

اے لوگو کیون تم اپنی کمائی لٹاتے ہو — فتنہ جو سو رہا ہے اوسے کیون جگاتے ہو
کیون مزرعۂ قرار کو ناحق جلاتے ہو — کیون ننھے بچون کی جانین گنواتے ہو

بیہودہ پیار جان کا اُن کی وبال ہے
زیور وبا ہے۔ قحط ہے۔ بحر ملال ہے

یا بہت سی مائین اپنے شیرخوار بچون کو افیون اِس غرض سے کہلاتی ہین کہ بچہ زیادہ نہ روئے۔ افسوس ایسے جاہل و ناتوان ماں باپ یہ نہین جانتے کہ افیون کھلانے سے دل کی قدرتی حرکت مین کیا فرق پڑتا ہے۔ اور بچون

موجود ہزہون ذات مین جسکی ہزار — مد ظن ہنو عیب اُس مین اگر ہون دو چار
طاؤس کے پائے زشت پر کرکے نظر — گر حسن وجمال کا نہ اوسکے انکار

ایسی حالت مین دوست کو تنہائی مین فہمائش کرو۔ اگرکسی کے سامنے سمجھاؤگے وہ موجودہ اشخاص سے کم وبیش زندگی بھر شرمائیگا اور خفیف ہوگا۔

اکثر ایسی فہمائش جو کسی کے سامنے ہوتی ہے بعض لوگ غلطی کی حالت مین بھی دیدہ ودانستہ ضد اور ہٹ کر بیٹھتے ہین۔ جسکے باعث فہمائش بے سود اور نتیجہ برعکس ظہور مین آتا ہے۔

اگر دوست عقلمند ہے تو اوسکو بتاویل وسبحان النسب اور موثر طریقہ سے دوسرون پر بات رکھکر یا دوسرون کے ذکرواذکار کے ساتھ بہت اچھی طرح پر سمجھا سکتے ہو۔

اور ہمارے نزدیک یہ آخری طریقہ تفہیم سب سے عمدہ ہے تاکہ تم سے بھی شرمندگی کا موقع تمہارے دوست کو نہ ملے۔

مگر یہ بھی واضح رہے کہ جن خوبیون کو تم اپنے دوست مین موجود پانا چاہتے ہو اُس سے پہلے تم خود اپنی ذات خاص مین بھی اُن کی موجودگی تم اپنے دوست کو دکھادو۔

مگر اظہار خوبی یا دکھانے کا موقع کہین خودنمائی کے بیہودہ طریقہ پر نہ دال ہونے پائے۔ اکثر دوستی کے اقتضا مین دوست کی نظر دوست کی خوبی خصائل پر پڑتی ہے۔ اور دشمنی کے تقاضے مین دشمن کی نگاہ عیب جو ہوتی ہے۔ دشمن جو عیب ہم مین نکالتا ہے۔ ہم کو سچے طریقہ سے انصاف کیساتھ دیکھنا چاہئے کہ فی الحقیقت ہم مین وہ عیب ہے یا نہین؟

اگر ہے تو ہم کو اوسکے ازالہ و مدافعت اور مرافعت کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اِس بنا پر ہکو سچے طریقہ کے ساتھ بجائے دوست کے اپنے دشمن کا شکرگذار واحسانمند ہونا چاہئے کہ اُسنے اپنے خیال مین ہمارے عیب کو ڈھونڈھ نکالا۔ اور اگر ہم مین وہ عیب نہین ہے تو ہم کو خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ دشمن ہمارے مقابلہ مین جھوٹا اور خدا کی لعنت وملامت کا سزاوار ٹھیرا۔

غیر جنس کی بھی دوستی سے کنارہ کشی خوب ہے۔ غیر جنس کی صحبت اکثر مال کا خسارہ اور جان کا خطرہ رکھتی ہے۔ اگر مزید صحبت کی صراحت منظور ہو تو کتاب انوار سہیلی یا نگار دانش یا عیار دانش ملاحظہ کیجئے۔

جہان تک ہوسکے غیر جنس سے اغماض واجتناب اور احتراز و پرہیز رکھا جائے تو بہترین مصلحت ہے چنانچہ۔ ع۔
"روح را صحبت ناجنس عذاب الیم" مشہور ہے۔

ختم

(۱۹) گورنمنٹ کا باغی نہو۔ (۲۰) غصہ ور نہو۔ (۲۱) بے انصاف نہو۔
(۲۲) بے حیا نہو۔ (۲۳) خفیف الحرکات نہو۔ (۲۴) نشے باز نہو۔
(۲۵) جذام۔ کوڑھ۔ مرگی۔ اور جنون وغیرہ امراض مین مبتلا نہو۔ یعنی مذہبی و اخلاقی اور قانون سلطنت کی برائیون سے ہرطرح پاک وصاف ہو تو اوس سے دوستی کرنے مین چندان مضائقہ نہین ہے مگر بہر حال دوست کا امتحان و آزمائش ایک امر ضروری ہے۔
دوست کی آزمائش و امتحان مین نہایت احتیاط وخبرداری سے کام لینا چاہیئے تاکہ فریق ثانی کو معلوم نہو کہ اوسکی آزمائش کی جا رہی ہے اگر اوسکو معلوم ہو جائے گا تو امتحان و آزمائش کا مقصود زائل ہو جائیگا اور نتیجہ کی طرف سے خود ممتحن کو ناکامیابی حاصل ہوگی۔ لہذا بہت سہولت و تامل کیساتھ آزمائش کرنی چاہیئے۔ اِس خاص معاملہ مین جلدی یا روا روی سے نہ کام لینا چاہیئے ؎

دوستی کے لیئے لازم ہے تامل یارو
کل نہ جلدی مین تاسف کا کھلے گل یارو

اور جب دوستی ہو جائے تو دوست کی عزت وحرمت کو اپنی شان اور آبرو پر۔ اور دوست کی راحت و آسائش کو اپنے چین و آرام پر۔ اور دوست کے جمیع مطالب و مقاصد وغیرہ کو اپنے تمام اغراض وخواہشات وغیرہ پر افضل ومقدم جاننا اور ماننا چاہیئے۔
دوست سے مال و جان اور آبرو کوئی چیز عزیز یا پیاری نہونی چاہیئے۔ اگر تم مین کوئی ہنر یا وصف یا کمال جو ہر ہے تو جہانتک ممکن ہو سکے اُس مین اپنے دوست کو بھی شریک کرلو۔ دوست سے بخل یا خست کسی حال مین روا نہین ہے۔
لب لباب دوستی یہ ہے کہ کبھی کسی حالت مین مہر ومحبت کا دامن ہاتھون سے نہ چھوٹنے پائے اور جس مین مہر ومحبت کی شان عادا نہین وہ اِنسان ہی نہین ہے ؎

شکستہ شیشۂ دل سے صدا یہ آتی ہے
وہ دل بھی دل ہے محبت کا جسمین نام نہین

ایسے بے مہر آدمی کو دنیا مین نہ کسی کا دوست بننا چاہیئے اور نہ کسی کو اپنا دوست بنانا چاہیئے۔ اگر دوست سے احیاناً کوئی خطا یا قصور ہو جائے تو اوسکو دل مین جگہ ہرگز نہ دینا چاہیئے کیونکہ اِس حرکت سے رفتہ رفتہ ایک قسم کی نفرت اور انجام مین نفاق کی صورت پیدا ہو جاتی ہے بلکہ بہت جلد اوسکو دوست کے بالمشافہ کہہ سنکر اپنے دل کو صاف کر ڈالنا چاہیئے۔
دوست مین اگر کوئی برائی نظر آئے تو اُس سے بدظن اور رنجش نہ ہونا چاہیئے اور اوس کی بیشمار بھلائیون پر نگاہ کرنی چاہیئے ؎

ہفتہ وار

سلیمانی اخبار بنارس

سلیمانی اخبار بنارس جو ہر منگل کو خاص شہر بنارس سے بڑی آب و تاب کیساتھ شایع ہوا کرتا ہے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ مین سب سے سستا زیادہ چھپنے والا ٹھیک وقت پر شائع ہونیوالا تہذیب۔ اخلاق۔ شائستگی کا سرچشمہ۔ رعایا کا طرفدار اور تاج برطانیہ کا سچا جان نثار ہے۔ ایسے ہی اخبار سلیمانی کا قوم و ملک کے غریب طالبعلمون اخبار کے نادار شوقینون پبلک لائبریریون علمی انجمنون دیسی کلبون مسجد کے موذنون اور مندر کے پجاریون کو ہر پانچ خریدارون پر ایک پرچہ مفت دیا جاتا ہے۔ اگر آپ بھی اس جدید طرز کی علمی خیرات مین جو ملکی فوائد پر مبنی ہے مدد دینا چاہتے ہین تو ذرا سی تکلیف گوارا فرمائیے یعنی اپنے پانچ احباب سے اسکی خریداری کی سفارش فرمائیے یا آپ ایک پوسٹ کارڈ بھیجکر نمونہ طلب فرمائیے۔ اخبار سلیمانی کے چار پرچے یکے بادیگرے نمونیکی طور پر مفت ارسال کئے جائینگے ملاحظہ فرمائیے۔ اگر چوتھے پرچہ کے دیکھنے کے بعد اخبار سلیمانی ہر طرح پر پسند خاطر ہو اور خریداری کے قابل ہو تو ایک سال کے واسطے ایک روپیہ آٹھ آنہ ع۱۸ ۔ یا چھ مہینہ کے لئے بارہ آنہ کا منی آڈر بھیجدیجئے۔ ورنہ پانچوان پرچہ آپکی خدمت مین ایک سال کی قیمت پیشگی وصول کرنے کی غرض سے وی پی روانہ کیا جائیگا اور جبکہ پانچ اصحاب سے ایک سال کی قیمت پیشگی وصول ہو جائیگی تو سلیمانی کا ایک پرچہ سال بھر تک آپکی ہدایت کے موافق کسی غریب طالبعلم یا کسی نادار شائق اخبار یا خود آپ ہی کے نام مفت جاری کیا جائے گا۔ اور اگر آپکو اخبار بینی کا شوق نہین ہے (یا آپ پہلے سے اخبار سلیمانی کے خریدار ہین) تو آپ کو اخبار سلیمانی کے پانچ خریدار پیدا کرنے کے صلہ مین سلیمانی پریس کی مطبوعہ کتابین ایک روپیہ آٹھ آنہ ع۱۸ کی جن کو آپ پسند کرین بھیجی جاسکتی ہین۔ بشرطیکہ محصول ڈاک فیس رجسٹری کے لئے آپ ٹکٹ بھیجدین۔ کتابون کا اشتہار اخبار کے ٹائیٹل پر چھپا رہتا ہے۔

المشتھر

پنڈت کاشی ناتھ مٹو سپرنٹنڈنٹ سلیمانی اخبار بنارس

اشتہار

قیمت فی جلد بار عہ — محصول ڈاک ۳ر

زندگی کا بھید

یہ رسالہ ایک نہایت مستند انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو ولایت مین ساٹھ مرتبہ چھپ چکی ہے اور ہر مرتبہ پچاس ساٹھ ہزار اشاعت ہوئی ہے اس سے بڑھکر اسکے مفید عام ہونے کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ تین خاص حصون مین (۱) حسن کا بھید (۲) تندرستی کا بھید (۳) درازی عمر کا بھید نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہے اور ۱۲۷ فصلین قائم کرکے پانسو مختلف امراض کا بیان اور انکے دفعیہ کی آسان تدبیرین بتائی گئی ہین۔ اسکا عامل خوبصورتی کے ساتھ تندرست اور عمر طبعی کو پہونچ سکتا ہے جلد منگوائیے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

قیمت فی جلد ۱۲ر محصول ڈاک وغیرہ ۳ر

خضر شباب

اس ناول مین بنارس کے ایک معزز و دولتمند جوہری بچہ کی ناکمل تعلیم۔ باپ کے مرنے پر خود مختار ہوکر اٹھائیس لاکھ کی اسٹیٹ کا پانا آوارہ لوگون کی صحبت مین عیاشی کی طرف مائل ہونا۔ ایک عیار و حسین طوائف کے دام محبت مین پھنسنا طوائف کا منصوبون کی سازش سے دولت کثیر لوٹنا۔ رنڈی کا انجام مین اپنی نائکہ سے بظاہر لڑکر عدالت مین درخواست دینا۔ اس درخواست کے ذریعہ جوہری کے گھر مین پڑ جانا اوسکا طوائف کو بی بی بنانا۔ اور اعتبار کرکے دولت کثیر دینا اور انجام مین طوائف کا سب لیکر پھر اپنے گھر چلا جانا۔ اور اوسی طوائف پر ایک اور نواب زادے کا عاشق ہونا۔ ہزارون روپیہ دیکر ناکامیاب رہنا۔ ایک ریلوی اسٹیشن پر ایک نوخیز نازبرق خوبصورت یورشین مس پر اوسی نواب زادہ کا رکھینا۔ ایک چالاک آیا کا اوس مس سے ملانا۔ مس اور نواب کے کورٹ شپ کی بامزہ کیفیتین۔ انجام مین شادی کا ہونا۔ مس کا پہلے سے ایک دوسرے نوخیز کرسچین پر فریفتہ ہونا۔ اوس سے خفیہ خط و کتابت کرنی۔ ہنی مون کے زمانے کی دلچسپ کیفیتین اور آخر مین مس کا اپنی کرسچین آشنا کی مدد اور دہوکے کی چال عجیب عجیب طرح کی حکمت عملیون اور طور طریقے سے نواب کی تمام دولت اور جائداد لے لینا۔ اور نواب کا دولت و معاش کیساتھ یورشین بیوی سے بہی ہاتھ دہونا۔ اور کوڑی کوڑی کو محتاج ہوکر عیاشی کی بدولت خراب و ذلیل زندگی بسر کرنی بہت خوبی کیساتھ دکھائی ہے۔ درمیان مین عیاش مردون کی بیویون کی شرمناک حالت بہی ناول ہی کے پیرائے مین دکھلائی ہے کہ باہر انکے مرد تو عیاشی کرتے ہین اور گھر مین انکی بیوئین عاجز آکر ادہر اودہر منہ جھکا اور دعا و تعویذ کرانے مین زمانے کے ہاتھون کیسی خطرناک حالتون مین پھنس جاتی ہین جنکے پڑہنے سے انسان کے رونگٹے کہڑے ہو جاتے ہین۔ واقعی یہ ناول انہین موجودہ مضامین اور اچھوتے رازہا ئے عیاشی سے بس اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ قیمت فی جلد عہ ر

ملنے کا پتہ۔ پیارے لال بھارگو مینیجر سلیمانی پریس۔ محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس

اعلان

[illegible] کتابوں کے [illegible]
[illegible] میں سے چند مفید و بکار آمد کتابوں کے نام و ان کی قیمت

[illegible] قیمت ۱/	الف لیلہ با تصویر قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]	[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]	[illegible] ترجمہ زبان اردو قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]	[illegible] زبان [illegible] اردو قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] کی کتاب قیمت [illegible]	داستان امیر حمزہ قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]	[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]	غیاث اللغات قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]	[illegible] قیمت [illegible]
سراپا سخن شعرای اردو قدیم و جدید کا تذکرہ قیمت [illegible]	مجموعہ قصص قیمت [illegible]

[illegible] زندگی کا بھید [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ

[illegible]

تندرستی کا بیمہ یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ہر
قیمت فی بوتل ہر محصولڈاک عہ
فرمائش کیوقت بوتل یا شیشی کی قیمت ضرور لکھین

(ایک بوتل مین قریب بات شیشی کے نمک سلیمانی رہتا ہے)
فرمائش کیوقت بوتل یا شیشی کی قیمت ضرور لکھین

جسکو کہ ہندوستان کے اکثر بڑے شہرون کے معزز رئیسون سرکاری عہدہ دارون - وکیلون - بیرسٹرون - ڈاکٹرون حکیمون اور بیدون نے استعمال فرماکر اوسکے پُر تاثیر ہونے کا اعتراف کیا ہے - اسکے علاوہ لندن کے مشہور ڈاکٹر و کیمیکل اگزامینر ڈاکٹر - ڈبلو - آر کریر صاحب ایف - سی - ایس - آر - ایس - ایم - نے خاص طور پر جانچ فرماکر سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے

یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام شکایتون اور بیماریون کو دور کرکے اسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے چونکہ حالت تندرستی مین اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور جو کچھ کھائے وہ پوری طور سے ہضم ہوکر خون صالح پیدا ہوتا ہے - اسلئے اسکے استعمال سے انسان ہمیشہ صحیح اور تندرست رہ سکتا ہے - یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا - پیٹ کا درد - نفخ - کھٹی ڈکارون کا آنا - اسہال - بدہضمی - پیچش - تخمہ - درد قولنج - بواسیر - ریاح کا درد - اور مستورات کے ایام کی خرابیون کو بہت جلد رفع کردیتا ہے - اسلئے ہر ایک گھر مین اسکا رہنا بہت ضروری ہے - یہ نمک سلیمانی قبض کو رفع اور خون کو صاف کرتا ہے اور گردے و مثانے کی گرمی کا محافظ ہے - اور معدہ کے فضلات فاسد کو تحلیل کرتا ہے - اسوجہ سے زیادتی پیشاب گٹھیا اور خون کی بیماریان مثلاً داد - سہوان - کھجلی - وغیرہ مین بھی از حد مفید ثابت ہوا ہے - استلائی کھانسی اور دمہ جوکہ غذا کے پوری طور سے ہضم نہ ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف دیتا ہے اس نمک سلیمانی کے استعمال سے جلد اچھا ہوجاتا ہے ہیضے اور طاعون کے دنون مین اس نمک سلیمانی کا روزانہ استعمال تریاق کا کام دیتا ہے سمندر کے سفر مین جو شکایتین مثل متلی - ابکائی - قے - اور دوران سر وغیرہ کے ہوجاتی ہین وہ سب اس نمک سلیمانی کے استعمال سے فوراً رک جاتی ہین بچھو یا بھڑ کے کاٹے ہوئے مقام پر اس نمک سلیمانی کو ملدینے سے فوراً تکلیف رفع ہوجاتی ہے - ہزار ہا سرٹیفکیٹ ہر حصہ ملک سے اس نمک سلیمانی کے مفید ہونے کی بابت آئے ہوئے موجود ہین - دو پیسہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ خدمت کئے جاسکتے ہین

نوٹ - اس نمک سلیمانی کی جو کہ خاص ترکیبون اور نہایت محنت سے تیار کیا جاتا ہے روز افزون ترقی دیکھکر بہت لوگون نے چند چیزین پیس کوٹ کر اور اوسکا نام نمک سلیمانی رکھکر فروخت کرنا شروع کیا ہے - اسلئے ہمارے ہر ایک خریدارون کو چاہئے کہ شیشی خریدتے وقت ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا نام جوکہ ہر شیشی کے لیبل پر اردو ناگری - اور انگریزی مین چھپا رہتا ہے ضرور دیکھ لیا کرین تاکہ دھوکہ نہو -

نئی دلچسپ اور نصیحت آموز کتب موجودہ مطبوعہ سلیمانی پریس محلہ کاگھاٹ شہر بنارس
کی مختصر فہرست

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
شادی خانہ آبادی	ار	عیاشی	ار	معلم	ار	حفظ شباب۔ یہ صد نایاب ہے	۲ر
خانہ داری	ار	تعصب	ار	ہیپی ہوم	ار	گویا فن عیاشی کی تفصیل	۲ر
انیس خلوت	ار	پانی	ار	وفادار بی بی	ار	کا آئینہ ہے ۔	۲ر
وقت اور محنت	ار	وسیلۃ الحیات عرف کھانا	ار	علاج الطاعون	۲ر	اشک حسرت۔ ناول	۲ر
ماں باپ کا استاد	ار	مقدمہ بازی	ار	لاڈلی بیٹی	ار	میں پردہ اور عقد بیوگان	۲ر
راستی	ار	قیود ذات	ار	دائرہ علوم طبیعات	۰ر	کی ضرورتیں دکھائی گئی	۲ر
نوکری اور اسکا فرض	ار	ہندو عورتوں کی حالت	ار	بوالہوس نواب	۰ر	ہیں	۲ر
قرض		گلزار حقیقت	ار	جوان بی بی کمسن شوہر	۲ر	مقدس ذرذر	۲ر
فضول خرچی		دوستی	ار	کمسن بی بی مسن شوہر	ار	مرد میدان	۲ر

امرت ساگر اردو یہ کتاب تمام ہیدک کی مستند کتابوں کا لب لباب ہے جس شخص کے پاس یہ ایک کتاب موجود ہو وہ ہر ایک مرض کا علاج ہندی قاعدے سے اچھی طرح کرسکتا ہے۔ قیمت فی جلد ہر **علاج الغربا**۔ اس کتاب میں ہر ایک مرض کا علاج نہایت ہی کم قیمت وآسان دواؤں کے ذریعے سے بتلایا گیا ہے نہایت ہی کار آمد کتاب ہے۔ قیمت **مفید الاجسام معہ فوائد عجیبہ** مصنفہ ڈاکٹر افضل علی صاحب۔ اس کتاب میں ہر ایک بیماری کا علاج ڈاکٹر موصوف نے اپنا تجربہ کیا ہوا لکھا ہے قیمت ہر **تعریف النبض**۔ اس کتاب میں نبض دیکھنے کے پورے قاعدے درج ہیں قیمت ہر **مخزن المفردات** اس کتاب میں تمام دواؤں کے عربی اردو ہندی نام معہ خواص دوا اور کس مرض میں کس طرح دینا چاہیے نسخے درج ہیں قیمت ہر **عرق پرکاش** مترجم اس کتاب میں عرق کھینچنے کے ایسے ایسے نسخے درج ہیں کہ انکے ذریعے سے مشکل بیماریاں آسانی سے اچھی ہوسکتی ہیں۔ قیمت ہر **نصیر اللغات** جس میں عربی الفاظ کے معنی اردو میں لکھے ہیں قیمت ہے **کریم اللغات** قیمت ہر **لغات کشوری** قیمت ہر **قرآن مجید** مترجم مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم فی جلد ہر

علاوہ اسکے اور بھی ہر قسم کی اردو ہندی عمدہ کتابیں ہمارے یہاں ملتی ہیں

ملنے کا پتہ۔ بابو لال بہادر مینیجر سلیمانی پریس محلہ کاگھاٹ بنارس